ہندوستان میں فتنۂ نجدیہ و اسماعیلیہ کی تفصیلی تردید پر
مشتمل تیرہویں صدی ہجری کی ایک شاہکار اور مشہور زمانہ تصنیف

سَیفُ الجَبّار

از
سیف اللہ المسلول معین الحق
مولانا شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی قدس سرہ الثانی

تقدیم و تحقیق، تخریج و ترتیب
مولانا عطیف قادری بدایونی

ناشر:
تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں

پہلا باب: [فتنہ نجدیہ کا ظہور اور اس کا تاریخی پس منظر]

پہلے باب میں مذہب نجدیہ کے پیدا ہونے اور اُس کے پھیلنے کی کیفیت ہے۔

اصل اس فتنے کی یہ ہے کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اللھم بارک لنا فی شامنا ویمننا** یعنی اے اللہ! برکت دے ہمارے ملک یمن میں اور ملک شام میں، **قالوا وفی نجدنا؟!** یعنی لوگوں نے عرض کیا کہ ملک نجد کے واسطے بھی دعا فرمایئے، آں حضرت ﷺ نے پھر دعا فرمائی واسطے ملک شام و یمن کے، پھر لوگوں نے عرض کیا ملک نجد کے، آخر کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان** یعنی نجد میں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور اُس سے نکلے گی امت شیطان کی۔☆

اے مسلمانو! دیکھو یہ معجزہ پیغمبر خدا کا بارہ سو برس کے بعد ظاہر ہوا۔

شرح اُس کی یوں ہے کہ ۱۲۰۳ھ میں سلطان عبدالحمید خان غازی بادشاہ روم (کہ بڑا عادل ودین دار صاحب عزم تھا) جنت نصیب ہوا۔ سلطان سلیم ثالث اُس کے بھتیجے نے اُس کے بیٹوں کو نظر بند کیا اور زبردستی سے بادشاہ ہو گیا اور بہت امیروں اور سرداروں کو اس خیال سے کہ ہوا خواہ [خواہش پرست] سلطان اور اُس کی اولاد کی سلطنت کے خواہاں ہیں، مع اکثر فوج عمدہ کے حالت غفلت میں بہ مجرد قبض روح سلطان مرحوم کے مروا ڈالا اور رعیت پر بھی ظلم شروع کیا۔ ایسی باتوں سے روم کی سلطنت میں خلل پڑ گیا، سارے صوبے کہ ترکی زبان میں پاشا کہلاتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بادشاہ کہ سلطان روم کے تابع تھے سب پھر گئے، آپ کو حاکم ہو گئے، سلطان کا حکم کچھ نہ رہا، آپس میں لڑائیاں ہونے لگیں جو

☆ **صحیح بخاری:** عن ابن عمر قال ذكر النبي صلى الله عليه وسلم اللّٰهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا قالوا يا رسول اللّٰه وفي نجدنا قال اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا قالوا يارسول اللّٰه وفي نجدنا فاظنه قال في الثالثة هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان۔ (كتاب الفتن / باب قول النبي صلى الله عليه وسلم الفتنة من قبل المشرق / حدیث نمبر ۷۰۹۴)